## سوال

(1) طہارت اور پانی کے احکام

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طہارت اور پانی کے احکام

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کلمہ شہادت کے بعد اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے جو مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی ہے۔ نماز اسلام کا ستون ہے۔ روز قیامت سب سے پہلے اسی رکن کے بارے میں محاسبہ ہو گا۔ اگر نماز درست اور مقبول قرار پائی تو اس بندے کے دیگر اعمال بھی درست قرار پائیں گے۔ اور اگر یہ مردود ہوئی تو دوسرے اعمال بھی مردود ہوں گے۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف انداز میں نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ پر نماز کی اقامت کا حکم دیا ہے اور کسی مقام پر اس کی اہمیت و حیثیت کو اجاگر کیا ہے کبھی اس کا اجر و ثواب بیان فرمایا ہے اور کہیں نماز کو صبر کے ساتھ ملا کر دونوں کے ذریعے سے مشکلات و مصائب میں استعانت کا حکم دیا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک انبیاء کا زیور اور نیک بندوں کا شعار ہے۔ علاوہ ازیں نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز کی صحت کا دارومدار اس امر پر ہے کہ نماز حکمی اور حقیقی نجاست سے حسب طاقت پاک و صاف ہو اور طہارت کا اہتمام کرے جس کا ذریعہ پانی نہ ہو تو اس کی قائم مقام مٹی ہے۔

فقہائے کرام رحمة اللہ علیہ کا ہمیشہ سے یہ انداز رہا ہے کہ دینی مسائل میں سب سے پہلے طہارت کے مسائل بیان کرتے ہیں کیونکہ جب کلمہ شہادت کے بعد نماز دیگر ارکان اسلام میں مقدم قرار پائی تو مناسب سمجھا گیا کہ نماز کے مقدمات کا پہلے ذکر ہو۔ ان مقدمات میں طہارت بھی شامل ہے جو نماز کی چابی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"مِفتَاحُ الصَلاَةِ الطُّهُورُ"

"نماز کی چابی طہارت ہے۔"[1]

اس کی وجہ یہ ہے کہ حدث و نجاست نماز سے مانع ہے۔ حدث و نجاست ایک تالا ہے جو ناپاک شخص کو لگ جاتا ہے۔ جب وہ وضو کرتا ہے تو کھل جاتا ہے۔ طہارت نماز کی اہم ترین شرط ہے اور شرط مشروط سے لازماً مقدم ہوتی ہے۔

طہارت کالغوی معنی ہر قسم کی گندگی سے پاک وصاف ہونا ہے جب کہ شریعت میں اس کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ انسان حکمی اور حقیقی نجاست کو زائل کرے۔

واضح رہے کہ حکمی نجاست تب ختم ہوتی ہے جب کوئی انسان پانی کے استعمال کے ساتھ نیت کو بھی شامل کرلے۔اگر حدث اکبر یعنی غسل واجب ہے تو پورے بدن پر پانی استعمال کرے اور اگر حدث اصغر ہے تو چار اعضاء (چہرہ ہاتھ، سر اور پاؤں) پر پانی استعمال کرے۔اگر پانی نہ ہو یا پانی ہو لیکن اس کے استعمال سے عاجز ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرے۔جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔"ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس مقام پر ہمارا مقصد پانی اور اس کی صفات بیان کرنا ہے اور بتانا ہے کہ کس قسم کے پانی سے طہارت حاصل ہو سکتی ہے اور کس سے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**وَأَنزَلنا مِنَ السَّماءِ ماءً طَهورًا [٤٨](#) ... سورة الفرقان**

"اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔"[2]

مزید فرمایا:

**وَيُنَزِّلُ عَلَيكُم مِنَ السَّماءِ ماءً لِيُطَهِّرَكُم بِهِ... [١١](#) ... سورة الانفال**

"اور آسمان سے تم پر بارش برسا رہا تھا تاکہ تمھیں اس کے ذریعے سے پاک کردے۔"[3]

طہور وہ پانی ہے جو خود پاک ہو اور دوسری چیز کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔وہ اپنی قدرتی صفات کا حامل ہو۔خواہ آسمان کا پانی ہو جیسے بارش، برف اور اولے، یا زمین پر جاری ہو۔جیسے دریا چشمے کنویں اور سمندر کا پانی یا قطروں کی صورت میں ہو جیسے شبنم وغیرہ یہ پانی کی ایسی انواع ہیں جن سے حدث و نجاست زائل ہو جاتی ہیں اور طہارت حاصل ہوتی ہے۔اگر ایسے پانی میں نجاست شامل ہو جانے کی وجہ سے تبدیلی رونما ہو جائے تو اس سے بالاجماع طہارت حاصل نہ ہوگی البتہ اگر اس قسم کے صاف پانی میں کوئی پاک چیز شامل ہو جائے اور اس کی تین صفات (بو ذائقہ اور رنگت) میں سے کوئی صفت تبدیل ہو جائے لیکن پانی پر اس کا غلبہ نہ ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کی دو رائے ہیں۔ صحیح رائے یہی ہے کہ ایسے پانی سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر قلیل یا کثیر مقدار میں کسی پاک چیز کی ملاوٹ سے پانی میں تغیر واقع ہو جائے مثلاً: اشنان صابن بیری کے پتے خطمی مٹی یا آٹے وغیرہ کی ملاوٹ ہو جائے یا کسی ایسے برتن میں پانی رکھ دیا گیا ہو جس میں بیری کے پتوں یا خطمی مٹی وغیرہ کے اثرات ہوں اور وقت گزرنے کے ساتھ پانی میں رنگت کی تبدیلی رونما ہو جائے اور اس پر پانی کا اطلاق بھی ہوتا ہو تو ایسے پانی سے متعلق علماء کے دو قول ہیں۔[4]

پھر شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک فریق کے دلائل نقل کرتے ہیں اور آخر میں اس قول کو راجح اور معتبر قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کا پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے اور وجہ ترجیح یہ بیان کرتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**وَإِن كُنتُم مَرضىٰ أَو عَلىٰ سَفَرٍ أَو جاءَ أَحَدٌ مِنكُم مِنَ الغائِطِ أَو لامَستُمُ النِّساءَ فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا صَعيدًا طَيِّبًا فَامسَحوا بِوُجوهِكُم وَأَيديكُم... [٤٣](#) ... سورة النساء**

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی ضروری حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔پھر اس

سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ "[5]

اللہ تعالیٰ کے فرمان (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً) میں ماء کا کلمہ نکرہ ہے جو نفی کے سیاق میں واقع ہے لہٰذا جس پر پانی کا اطلاق ہوتا ہو اس سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ پانی کی متعدد اقسام ہو جانے سے اس کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔[6]

جب پانی موجود نہ ہو یا موجود ہو۔ لیکن اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کو اس کا قائم مقام قرار دیا ہے جس کا طریقہ استعمال سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جس کا ذکر تیمم کے باب میں تفصیل سے ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر یوں لطف و کرم فرمایا کہ تیمم کا حکم دے کر ان کی مشکل کو آسان کر دیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَإِن كُنتُم مَرضىٰ أَو عَلىٰ سَفَرٍ أَو جاءَ أَحَدٌ مِنكُم مِنَ الغائِطِ أَو لـٰمَستُمُ النِّساءَ فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا صَعيدًا طَيِّبًا فَامسَحوا بِوُجوهِكُم وَأَيديكُم إِنَّ اللَّهَ كانَ عَفُوًّا غَفورًا ٤٣ ... سورة النساء

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو۔ پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ "بے شک اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا بے حد بخشنے والا ہے۔"[7]

ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ پانی میسر ہو جانے کی صورت میں اس سے طہارت حاصل کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز کی ادائیگی فرض ہے البتہ اگر پانی دستیاب نہ ہو تو مٹی سے تیمم کر لیا جائے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا صَعيدًا طَيِّبًا ٦ ... سورة المائدة

"پھر تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔"[8]

مزید فرمایا:

وَيُنَزِّلُ عَلَيكُم مِنَ السَّماءِ ماءً لِيُطَهِّرَكُم بِهِ ... ١١ ... سورة الانفال

اور آسمان سے تم پر بارش برسا رہا تھا تاکہ تمھیں اس کے ذریعے سے پاک کر دے۔"[9]

یہ امر اسلام کی عظمت کی دلیل ہے جو انسان کو حسی اور معنوی نجاست سے پاک و صاف رکھنے والا دین ہے۔ اسی طرح یہ امر نماز کی عظمت کا بھی شاہد ہے کیونکہ نماز کی ادائیگی دونوں قسم کی طہارت حاصل کیے بغیر ممکن نہیں۔

واضح رہے کہ معنوی طہارت سے مراد شرک سے پاک ہونا ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اخلاص کی بدولت میسر ہوتی ہے۔ اور طہارت حسی سے مراد حدث و نجاست سے پاک و صاف ہونا ہے جو پانی یا اس کے قائم مقام مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔

جان لیجیے! جب پانی اپنی قدرتی حالت میں ہو اور اس میں کوئی چیز گر نہ جائے تو ایسا پانی بالاجماع پاک ہے اور اگر پانی میں نجاست گر جائے جس کی وجہ سے اس کی تین صفات (بو، ذائقہ اور رنگت) میں سے کوئی ایک صفت بدل گئی ہو تو یہ پانی بالاجماع ناپاک ہے جس کا استعمال ناجائز ہے۔

اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جائے مثلاً: درختوں کے پتے صابن اور اشنان وغیرہ نیز اس چیز کا پانی پر غلبہ نہ ہو تو ایسے پانی سے تعلق اہل علم میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ ایسا پانی پاک ہے اور اس سے حدث و نجاست زائل کر کے طہارت و پاکیزگی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ پانی کی دو قسمیں ہیں۔

1۔پاک پانی جس سے طہارت حاصل کرنا درست ہے۔یہ وہ قسم ہے جو اپنی فطری اور قدرتی حالت میں ہو یا اس میں کسی پاک چیز کی ملاوٹ ہو گئی ہو۔بشر طیکہ اس چیز کا ایسا غلبہ نہ ہو کہ اس مرکب کو پانی کا نام نہ دیا جا سکے۔

2۔ناپاک پانی جس کا استعمال جائز نہیں۔وہ نہ حدث کو ختم کرتا ہے اور نہ نجاست دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یہ ایسا پانی ہے جو نجاست گر جانے کی وجہ سے متغیر ہو گیا واللہ اعلم۔

---

[1]۔سنن ابی داود الطهارة باب فرض الوضوء حديث :61 وجامع الترمذي الطهارة باب ماجاء مفتاح الصلاة الطهور۔حديث :3۔

[2]۔الفرقان :25۔48۔

[3]۔الانفال :8/11۔

[4] ۔اشنان اور خطمی دونوں پودے ہیں جن کے پتے پانی میں ابال لیے جاتے ہیں۔پھر اس پانی کو اچھی طرح صفائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

[5]۔المائدہ :5/6۔

[6]۔مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 21/24۔25۔

[7]۔النساء :4/43۔

[8]۔المائدہ :5/6۔

[9]۔الانفال :8/11۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

**جلد 01 : صفحہ 23**